مایوسی کے گھٹاٹوپ اندھیروں میں ایک مرد درویش نے امید کا چراغ روشن کیا' مولانا ابوالکلام آزاد رحمتہ اللہ علیہ نے کلکتہ سے الھلال نامی مجلّہ کا اجراء کیا۔ مسلمانوں کے ضمیر کو جھنجوڑا۔ انہیں خواب غفلت سے بیدار کرنے کی مہم چلائی' ان کے مصائب و مشکلات اور مسائل پر مضامین لکھے' ان کے حوصلوں کو بڑھایا اور دوسرے ہم وطنوں کے دلوں میں جذبہ حریت بیدار کیا۔ یہ ایک معمولی پرچہ انگریزوں کے لئے گلے کی ہڈی بن گیا۔ بار بار اس کو بند کیا' اس پر پابندی عائد ہوئی' مگر وہ اپنا کام کرتا گیا۔ مولانا آزاد کی اس دیانت دارانہ صحافت کا یہ نتیجہ ہوا کہ تمام مذاہب کے ماننے والوں نے انگریزوں کا پامردی کیساتھ مقابلہ کیا اور اسے ملک بدر کر کے ہی دم لیا۔

اگرچہ مولانا ابوالکلام مرحوم خود مسلمانوں کیلئے الگ ملک قائم کرنے کے حامی نہ تھے مگر ان کی تحریک خلافت نے اہل اسلام میں اسلامی دستور نافذ کرنے کیلئے الگ وطن کی اہمیت و ضرورت کو مہمیز دی۔ اسی طرح سر سید احمد خان کے رسالے تہذیب اخلاق نے بھی مسلمانوں کو بیدار کرنے میں اہم رول ادا کیا۔ یوں حریت پسندوں کی صحافت نے پورے عالم اسلام کے ضمیر کو جھنجوڑا۔ اسی طرح اس زمانے میں مولانا ظفر علی خان نے ایک رسالہ زمیندار شائع کیا اس نے بھی مسلمانوں میں شعور پیدا کرنے کے سلسلے میں بڑا رول ادا کیا۔ اس انداز سے قوم کو انگریزوں سے متنفر کر دیا' انگریزوں کے خلاف بیانات دیئے۔ مسلمانوں کو اسلام کی عظمت سے آگاہ کیا' جہاد کی آگ بھڑکائی' نوجوانان اسلام کو منظّم کیا' مسلمانوں کا مورال بلند کرنے میں نمایاں کردار ادا کیا۔ آخر انگریز بھی اس سے تنگ آگئے۔ اس پرچے پر پابندی عائد کی مولانا ظفر کو تنگ و تاریک کوٹھریوں میں بند کئے رکھا' مولانا نے آخر اپنے اس پرچہ میں یہ اشعار لکھ کر واضح کر دیا کہ کسی پابندی یا ضبطی سے ڈر کر ہم اپنی ذمہ داریوں سے پہلو تہی کرنے والے نہیں۔

ع: دل ضبط' جگر ضبط' فغاں ضبط
سب ساز عیاں ضبط سبھی سوز نہاں ضبط
تم ضبط زمیندار نہیں کرتے
کرتے ہیں حقیقت میں محمد ﷺ کا نشاں ضبط
روکیں گے کیونکر میرے خامہ کی روانی
تنکے سے بھی ہوتا ہے کہیں سیل رواں ضبط

یہ بزرگوں کے خامہ کی روانی ہی کا اثر ہے کہ انگریز ہندوستان سے خس و خاشاک کی طرح بہہ کر سات سمندر پار چلے گئے' اور ہمیں اللہ کے فضل سے ایک آزاد ملک حاصل ہوا۔